گولڈن کی انٹرنیشنل گولڈ مائنز انٹرنیشنل ٹائنز، گرین ورلڈ

جیسی کمپنیوں کے فراڈ سے

پردہ اٹھاتی تحریر

Urdubookdownload.wordpress.com

ٹائنز کمپنی کا شرعی حکم (جامعۃ الرشید کراچی)

::سوال

ٹائنز (TINES) کے نام سے ایک کمپنی پاکستان میں اپنا بزنس کررہی ہے۔جو علاج بالغذاء کے قانون کے تحت لوگوں کی بیماریوں کا علاج کرنے کے لیے فوڈ کمپلیمینٹ آن لائن فروخت کرتی ہے۔اس کے علاوہ گھریلو استعمال کی اشیاء بھی فروخت کرتی ہے۔جبکہ دنیا کے 9 ممالک میں اس کے اپنے پروڈکشن پلانٹ ہیں۔اور 170 ممالک میں اس کا بزنس پھیلا ہوا ہے۔اس کی بنائی گئی مصنوعات بہت اچھی شہرت کی حامل ہیں اور جو خصوصیات کمپنی کے نمائندوں کی طرف سے بتائی جاتی ہیں۔وہ تمام ان اشیاء میں موجود ہوتی ہیں۔اور یہ کمپنی اپنی مصنوعات ڈائریکٹ سیلنگ کے ذریعہ سے صرف اپنے مقرر کردہ سینٹرز اور نمائندوں کے ہاتھوں ہی فروخت کرتی ہے۔اور اپنے فروخت کنندگان کو سچائی اور ایمانداری سے مصنوعات فروخت کرنے کا پابند بناتی ہے۔اور جھوٹ بول کر اشیاء فروخت کرنے سے منع کرتی ہے۔کیونکہ کمپنی کے کتابچہ میں لکھا ہوا ہے کہ مثبت رویے اور سوچ سے آپ کو منزل سے کوئی چیز دور نہیں کرسکتی ہے۔جبکہ غلط سوچ اور رویے سے آپ کو منزل نہیں مل سکتی۔چنانچہ مصنوعات میں وہ خواص بیان نہ کیے جائیں جو ان میں موجود نہ ہوں۔اور واضح رہے کہ تمام فوڈ کمپلیمنٹ میں حرام اشیاء نہیں ہوتی۔بزنس کا طریقہ کار:

کمپنی چونکہ اپنی مصنوعات صرف مقرر کردہ ڈیلرز کے ہاتھوں ہی فروخت کرتی ہے۔عام مارکیٹ میں یہ اشیاء موجود نہیں ہوتیں۔چنانچہ کمپنی سب سے پلے 1250 روپے لے کر فروخت کنندہ کو اپنے نمائندے کی حیثیت سے رجسٹر کرتی ہے۔اور اس کو اسٹارون (1*) کا رینک دیتی ہے۔اور 7pv کا ایک بونس دیتی ہے۔آگے چلنے سے پہلے چند خاص باتوں کی وضاحت کرتا چلوں تا کہ مسئلہ سمجھنے میں اور بعد میں فتویٰ دینے میں آسانی رہے۔

Urdubookdownload.wordpress.com

نمبر۱: یہ کہ جہاں بھی لفظ ppv استعمال ہوگا۔اس سے مراد پرسنل پوائنٹ ویلیو ہوگی۔اور پرسنل پوائنٹ ویلیو کا انحصار مذکورہ رجسٹرڈ 1* کی ذاتی خریداری پر ہوگا۔یعنی 1* جتنی زیادہ خرید کرے گا اتنے ہی اس کے پرسنل پوائنٹ ویلیو میں اضافہ ہوگا۔اور جتنے ppv زیادہ ہوں گے۔ان کے حساب سے اس کی خریدی گئی اشیاء پر 20 فیصد رقم واپس ملے گی۔

نمبر۲: یہ کہ جہاں بھی Gpv کا ذکر ہوگا اس سے مراد گروپ پوائنٹ ویلیو ہوگی۔اور جی پی وی کا انحصار اس کی ٹیم میں شامل دیگر ارکان کی خرید پر ہوگا۔اور جتنے جی پی وی ہوں گے اتنا ہی ٹیم لیڈر کو بونس اور فیصد میں کمیشن ملے گا۔یعنی یہ زیادہ محنت زیادہ خرید اور زیادہ منافع کے اصول پر عمل درآمد ہے۔

نمبر۳: ppv یا Gpv ایک ڈالر کی مالیت کے برابر ہوتا ہے۔پاکستانی روپے میں جو ڈالر کی مالیت ہوگی۔یعنی ایک ڈالر سے کچھ زائد کی خرید پر کمپنی اپنے نمائندوں کو ایک گروپ پوائنٹ ویلیو یا پرسنل پوائنٹ ویلیو دیتی ہے۔اگر اس کی ٹیم کی خریداری ہو تو جی پی وی ملتے ہیں۔اور اگر اس کی ذاتی خریداری ہو تو پی پی وی ملیں گے۔

اس وضاحت کے بعد عرض ہے کہ اب جو 1* رجسٹرڈ نمائندہ تھا جب اس کے پی پی وی 100 سے زیادہ ہو جائیں گے تو وہ 2* بن جاتا ہے اور جب اس کے پی پی وی 300 سے زیادہ ہوں گے تو وہ 3* بن جائے گا جیسا کہ ڈایا گرام سے واضح ہے۔

1*----------1250 روپے رجسٹرڈ ہونے پر

2*----------100PPV ہونے پر

3*----------300PPV ہونے پر

Urdubookdownload.wordpress.com

اب یہ تھری اسٹار کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنے کے لیے اپنی ٹیم بنائے گا۔اور اوپر بیان کردہ طریقے سے لوگوں کو کمپنی میں رجسٹرڈ کروائے گا۔مگر واضح رہے کہ وہ جتنے لوگوں کو بھی محنت کر کے اپنی ٹیم میں شامل کرنا چاہے کر سکتا ہے۔اور شامل یعنی رجسٹرڈ ہونے والے ہر فرد کے بدلے اور ہر فرد کی خرید پر اس کے GPV میں اضافہ ہوگا۔اور ان GPV کے حساب سے اسی تھری اسٹار کو 15 فیصد کمیشن ماہ کے ا؟ خر میں ملے گا۔واضح رہے کہ تھری اسٹار کو ہر ون اسٹار کی خریداری پر GPV اور کمیشن ملے گا۔اب جب مذکورہ تھری اسٹار کے رجسٹرڈ کروائے گئے ٹیم کے چار افراد مذکورہ طریقے سے تھری اسٹار بن جائیں گے۔یا تھری اسٹار مذکورہ کے GPV ا1500 سے بڑھ جائیں گے۔تو اب یہ تھری اسٹار ترقی کر کے فوراسٹار بن جائے گا۔اب جب اس فوراسٹار گروپ لیڈر کے چاروں تھری سٹار اپنے لیڈر کے طریقہ کار پر چلتے ہوئے اسی طریقے سے اپنے اپنے فورفوراسٹار بنائیں گے تو ان کو ترقی دے کر فوراسٹار اور ان کے گروپ لیڈر کو فائیو اسٹار بنا دیا جائے گا۔اب اس فائیو اسٹار گروپ لیڈر کو اپنے رجسٹرڈ کروائے گئے چاروں فوراسٹار کی خریداری پر GPV اور اسی GPV پر 15% کمیشن کمپنی کی طرف سے ملے گا۔اور ان چاروں فوراسٹار کے اپنے اپنے فورفوراسٹار یعنی 16 افراد کی خریداری پر GPV اور اسی GPV پر 4.19% کمیشن ملے گا۔اسی طرح یہ سلسلہ اوپر تک چلتا جائے گا۔اور گروپ لیڈر اور ان کی ٹیم کے دیگر ارکان کی ترقی کمیشن اور رینک میں اضافہ ہوتا جائے گا۔جبکہ گروپ لیڈر اپنے فوراسٹار کو کنٹرول کرے گا۔وہ اپنے سے نیچے والوں کو کنٹرول کرے گا۔اور یوں یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔واضح رہے کہ گروپ لیڈر کو اپنی ٹیم کو کنٹرول اور متحرک اور اپنی آمدن میں اضافے کے لیے تین کام ضرور اور مسلسل کرنا ہوں گے۔

ا)اسی مذکورہ نیٹ ورک کے ذریعہ سے اشیاء کی خرید و فروخت اور استعمال کرنا اور اشیاء کی خصوصیات کے بارے میں علم حاصل کرنا۔

Urdubookdownload.wordpress.com

۲)اپنی ٹیم افراد میں اضافہ کرنے کے لیے محنت کرنا۔

۳)اپنی ٹیم کے دیگر ارکان اور کمپنی میں نئے رجسٹرڈ ہونے والے لوگوں کو اشیاء کی خصوصیات کا علم دینا ان کی تربیت کرنا کہ اشیاء کو کیسے فروخت کریں اور استعمال کریں۔اور اپنی ٹیم اور کمپنی کے نیٹ ورک میں کیسے اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر ا: اب یہاں یہ دریافت طلب ہے کہ کیا گروپ لیڈر کا اپنے رجسٹرڈ کروائے گئے فوراسٹار اور پھر ان فوراسٹار کے آگے بنائے گئے سولہ تھری اسٹار کی خریداری میں سے کمیشن لینا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ اس نے اپنے رجسٹرڈ کروائے گئے چاروں فوراسٹار پر تو ڈائریکٹ محنت کی ہوتی ہے مگر ان فوراسٹار کے سولہ تھری اسٹار پر ڈائریکٹ محنت نہیں ہوتی، ہاں رہنمائی ضرور کرتا ہے۔واضح رہے کہ تمام کا تمام کمشین کمپنی اپنی سیل سے دیتی ہے۔ٹیم کے دیگر ارکان کی کمشین سے نہیں کاٹا جاتا۔ایک اور بات واضح رہے کہ گروپ لیڈر کو فائیو اسٹار رینک پر پہنچنے کے بعد 50PV کی آٹو شپ کرنا ہوتی ہے۔جو صرف ذاتی خریداری سے ہی ممکن ہے۔اگر وہ نہیں کرتا تو ایک فیصد لیڈر شپ الاونس اور اپنی ٹیم کے GPV کے حساب سے فیصد میں کمیشن ملے گا اور اگر وہ آٹو شپ نہیں کرتا اور صرف PPV ہی بناتا ہے تو اس کو لیڈر شپ والا الاونس نہیں دیا جاتا۔اور GPV میں سے کمیشن کم کر لیا جاتا ہے۔پھر اس نے جتنے PPV بنائے ہوتے ہیں اسی شرح سے اس کو کمیشن ملتا ہے۔باالفاظ دیگر آٹو شپ نہ کرنے سے کمپنی اس کو لیڈر نہیں سمجھتی اور گروپ میں محنت کرنے سے کترانے والا سمجھتی ہے۔مزید برآں یہ ہے کہ اگر وہ خود خریداری نہیں کرتا تو اسکو مصنوعات اور ان کے استعمال کا علم نہیں ہو سکے گا۔ہاں جتنی اس نے خریداری کر کے PPV بنائے ہوتے ہیں اتنا فیصد کے حساب سے کمیشن دیتی ہے۔

سوال نمبر۲:

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کمپنی کا یہ لائحہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ بالخصوص جبکہ کمپنی میں

Urdubookdownload.wordpress.com

لیڈرشپ یا ترقی کے لیے محنت کو دارومدار بنایا گیا ہے اور GPV اور PPV اس کی مثال ہیں۔اور مزید برآں کہ یہ مذکورہ کمپنی میں رجسٹرڈ ہونا جائز ہوگا یا نہیں ؟ برائے مہربانی وضاحت کے ساتھ وجواب سے نوازیں

Urdubookdownload.wordpress.com

::جواب

الجواب باسم ملھم الصواب

۱)اسکیم کا مقصد:

اسکیم کا مقصد پروڈکٹ کی فروختگی ہے یا بذریعہ کسٹمر سازی لوگوں سے رقم جمع کرنا۔پہلی بات تو بظاہر درست معلوم نہیں ہوتی۔اس لیے کہ اگر مقصد پروڈکٹ کی فروختگی ہوتو یہ پروڈکٹ مارکیٹ میں دستیاب ہونی چاہیے یا کمپنی کے اسٹور پر صارفین کو ملنی چاہیے جب کہ ایسا نہیں اوراس طرح ان اشیاء کی بازاری قیمت کے مقابلہ میں یہ اشیاء وہاں سے زیادہ مہنگی بھی ملتی ہیں۔اس کے باوجود بھی صارف وہاں سے لینے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں۔لہذا اسکیم کا مقصد بذریعہ ممبر سازی لوگوں سے رقم جمع کرانا اورکومیشن کارڈ کا لالچ دینا ہوا۔

۲)ممبرشپ کی فقہی تکییف:

اور یہ طریقہ جوئے کی ایک صورت ہے کیونکہ کمپنی کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اولا صارف سے رجسٹریشن فیس لیتی ہے جس کی مقدار بعض جگہوں پر 1250 اور بعض جگہوں پر 1150 ہے۔اس میں سے بھی 900 رجسٹریشن فیس ہے جبکہ بقیہ رقم کمپنی کا نمائندہ اپنے اخراجات کے لیے رکھتا ہے۔اس لیے اس کی مقدار کم زیادہ ہوتی ہے۔اس کے بعد کمپنی کی طرف سے ممبر کو ایک رجسٹریشن کارڈ اور کتابچہ وغیرہ دیا جاتا ہے۔ممبر کا کمپنی میں رجسٹریشن سے مقصد مزید ممبران بنانے پر کمیشن یا ذاتی خریداری پر ڈسکاونٹ کی توقع ہوتی ہے۔جس کی محض امید ہوتی ہے ملنا یقینی نہیں ہوتا۔کیونکہ PV پر 20% ریٹرن اور GPV پر 15% کمیشن ملنے کے لیے 300PV یعنی تھری اسٹار ہونا ضروری ہے۔اوراگر ایسا نہ کرسکا تو کمیشن بالکل نہیں ملے گا بلکہ رجسٹریشن فیس کی مد میں جمع کرائی جانے والی زائد رقم بھی ڈوب

Urdubookdownload.wordpress.com

جائے گی ۔اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسکیم کا یہ طریقہ کار جوئے کی ایک صورت ہے کیونکہ اس میں رقم اس طور پر داو پر لگائی جاتی ہے کہ یا وہ مزید رقم (کمیشن کی صورت میں) کھینچ لائے یا اصل ہی ڈوب جائے گی اور یہی قمار ہے۔

۲)دوسری بات یہ ہے کہ ٹائنز میں بطور ایجنٹ کمیشن کمانے کے لیے خود ایجنٹ کے لیے پروڈکٹ کو خریدنا لازم ہے اگر یہ پروڈکٹ نہ خریدے تو ایجنٹ نہیں بن سکتا لہذا ایک معاملے کو دوسرے کے ساتھ مشروط کرنا لازم آتا ہے جو کہ سود کے زمرہ میں آتا ہے۔اس لیے ٹائنز کمپنی کا یہ طریقہ کار کاروبار سود، جوئے پر مبنی ہونے کی وجہ سے بالکل ناجائز اور حرام ہے۔لہذا کمپنی کی ممبر شپ اختیار کرنا اور کمیشن وغیرہ کمانا جائز نہیں۔اس لیے مسلمانوں پر لازم ہے کہ حرام خوری کے ان حیلوں بہانوں سے احتراز کریں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

Urdubookdownload.wordpress.com

دارلعلوم کراچی کا ایک فتویٰ

''گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی

سوال میں تحریر کردہ ''گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی'' کے طریق؟ کار پرغور کیا گیا' آج کل اس نوعیت کا کاروبار کرنے والی بہت سی ایسی کمپنیاں آئی ہیں جو کم قیمت کی چیز مہنگے دام میں فروخت کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ آگے ممبر بنا کر اس پر کمیشن دینے کی پیشکش کرتی ہیں۔لوگ کمیشن کے لالچ میں آکر کم قیمت کی چیز مہنگے داموں میں خرید لیتے ہیں جو شرعاً قمار یعنی جوئے کی ہی ایک شکل ہے۔

چنانچہ ''گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی'' کی مصنوعات اگر عام بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کی جاتی ہیں تو یہ کاروبار بھی ناجائز ہے اور اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کمپنی کی مصنوعات مارکیٹ میں نہیں ہیں تو اس چیز کو عام مارکیٹ میں فروخت کرے' لوگ جس قیمت پر خریدنے کے لیے تیار ہوں' وہ اس کی بازاری قیمت ہے۔اب اگر کمپنی کی قیمت پر لوگ خریدنے کے لیے تیار ہیں تو اس کی قیمت بازاری قیمت کے برابر ہے اور اگر اس قیمت پر لوگ خریدنے کے لیے تیار نہیں تو یہ علامت ہے کہ اس کی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ ہے اور زیادہ قیمت داؤ پر لگی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ممبر بنانے میں کامیاب ہوگیا تو ٹھیک ہے اور اگر ممبر بنانے میں کامیاب نہ ہوسکا تو اس صورت میں اس کی زائد رقم ڈوب جائے گی۔

لیکن اگر کمپنی کی مصنوعات کی قیمتیں عام بازاری قیمت کے برابر ہوں یا بہت معمولی فرق ہو تو بھی اس کمپنی کے طریق؟ کار میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

-1 یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ کمپنی کا اصل مقصد کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنا ہی ہے' محض حیلہ بنا کر سرمایہ کی گردش نہیں ہوتی تو یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص بغیر ممبر بنے اس کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا چاہے اور اس زنجیر میں شامل نہ ہو تو کمپنی اس کو یہ مصنوعات فروخت نہیں کرتی۔

Urdubookdownload.wordpress.com

-2 کسی شخص کا کمپنی کے طریق کار میں کمیشن کا حقدار بننے کے لیے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے تو اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا۔

شرعی اعتبار سے یہ شرط لگانا جائز نہیں کیونکہ اس میں ایک تو کسی شخص کی محنت بے کار جاتی ہے اور اس کا صلہ ااس کو کچھ نہیں ملتا' دوسرا یہ ہے کہ اس صورت میں اس کو ملنے والا کمیشن وجود عدم کے درمیان معلق ہے۔ گویا اس طرح معاملہ ہوا کہ اگر دونوں طرف ممبر بنائے تو اتنا کمیشن ملے گا اور اگر اس سے کم بنائے تو کچھ بھی کمیشن نہیں ملے گا اور شرعاً یہ درست نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ ہوتا کہ ایک طرف ممبر بنانے پر کمیشن کم ملے گا اور مطلوبہ تعداد کے مطابق بنانے پر مکمل کمیشن ملے گا تو اس کی شرعاً گنجائش ہے۔

لہٰذا اس موجودہ طریقہ کار میں جو خرابیاں ہیں' ان کے ساتھ اس کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں' اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ (ماخذہ تبویب: 37/ 1115)

-2 جو لوگ اس موجودہ طریقہ کار کے مطابق اس کاروبار میں شامل ہیں' ان کو چاہیے کہ اس کاروبار کو چھوڑ دیں اور جو غلطی ہوئی اس پر توبہ واستغفار کریں اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو استعمال کرنے سے اجتناب کریں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۲/۱/۱۴۳۰ھ

الجواب الصحیح الجواب الصحیح

مولانا محمد اشرف نائب مفتی مولانا اصغر علی ربانی

مولانا محمد عبدالمنان سید حسین احمد

Urdubookdownload.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الافتاء الفرقان (رجسٹرڈ)

لاکھانی ٹیرس پنجاب ٹاؤن سولجر بازار نمبر 1، نزد چھیپا ہال کراچی

AL-FURQAN
SCHOLARS ACADEMY

Ref: _____ Date: _____

مسئلہ:۔ (سائل: محمد اویس مختی۔ کراچی) (25 مئی 2010ء بمطابق 10 جمادی الثانی 1431ھ)

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک کمپنی جس کا نام *Gold Mine International* ہے اور اس کا واحد آفس ناروے میں ہے اور یہ پچھلے 10 سالوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں بزنس کر رہی ہے اور پاکستان میں بھی کچھ عرصہ پہلے سے اپنا بزنس کر رہی ہے، نیز اس میں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ کافی لوگ اس کمپنی سے منسلک ہو رہے ہیں اور اپنے اہل خانہ کی بہترین کفالت کر رہے ہیں، نیز اس کے سبب لوگوں کی معاشی حالت میں تبدیلی بھی واقع ہو رہی ہے۔ یہ کمپنی، گورنمنٹ آف پاکستان سے رجسٹرڈ بھی ہے۔

کمپنی کی پروڈکٹ گولڈ اور اس کی مصنوعات ہیں، جس کی قیمت 300 سے 3000 امریکی ڈالر ہے۔ کمپنی نے ایک بزنس پلان تیار کیا اور ایک 18 کیرٹ کی گھڑی جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے، جس کی قیمت 60 امریکی ڈالر ہے، اس کو خریدنے پر کمپنی آپ کو اپنا کسٹمر بنا لیتی ہے اور پھر کسٹمر کو آفر کرتی ہے کہ اگر آپ بزنس کرنا چاہیں، تو اس گھڑی کی تشہیر اپنے دوست احباب میں کریں۔ فرض کریں کہ احمد نے کمپنی سے گھڑی خریدی اور کمپنی کا کسٹمر بن گیا اور احمد نے اپنے دوست احباب میں اس کی تشہیر کی، تو وہ بھی گھڑی خرید کر کسٹمر بن گئے اور اس کا ذریعہ چونکہ احمد بنا، تو کمپنی کی طرف سے اسے کمیشن دیا جائے گا۔ احمد کے کسٹمر بننے پر کمپنی اسے انٹرنیٹ پر ایک اکاؤنٹ کھول کر دیتی ہے، جس کی دو سائیڈز ہوتی ہیں، ایک دائیں (*Right*) اور ایک بائیں (*Left*)۔ اور ساتھ میں ایک پلان دیتی ہے 3/3A کا، جس پر ورکنگ کرنی ہے۔ 3/3A کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم احمد کو اپنی دونوں طرفوں پر 3 نئے لوگ لے کر آنے ہیں، جس کے نتیجے میں اسے 30$ کا کمیشن دیا جائے گا۔ لیکن شروع میں چونکہ 3 کسٹمرز لانا مشکل ہوتا ہے، اسی لیے کمپنی اپنے کسٹمر کی حوصلہ افزائی کے لیے پہلی دفعہ میں دونوں طرفوں پر ایک ایک نئے کسٹمر کے آنے پر ہی 30$ کا کمیشن دے دیتی ہے۔ لیکن اس کے بعد جب بھی احمد کے دونوں سائیڈز پر تین تین نئے کسٹمرز آئیں گے، چاہے وہ احمد لائے.. یا.. اس کے لائے ہوئے کسٹمرز، احمد کو 30$ ملیں گے۔ یعنی اگر احمد، عمیر اور فرحان کو لایا، تو احمد کو ان دونوں کے لانے پر 30$ ملیں گے، پھر اس کے بعد اگر عمیر اور فرحان بھی کوئی کسٹمرز لائے اور اس کے سبب احمد کی دونوں طرفوں میں تین تین نئے کسٹمرز ہو گئے، تو احمد کو بھی کمیشن ملے گا اور عمیر اور فرحان کو بھی۔ اس کمیشن کی وجہ کمپنی یہ بیان کرتی ہے کہ اگر احمد، عمیر اور فرحان کو نہیں لاتا، تو ان کے ذریعے آگے کسٹمرز نہ بنتے، اسی لیے عمیر اور فرحان بھی جو کسٹمرز لاتے ہیں اس کا کمیشن احمد کو بھی ملتا ہے، نیز احمد اپنے طور پر عمیر اور فرحان کے لائے ہوئے کسٹمرز کو کام سکھاتا ہے اور عمیر اور فرحان کو حتی الامکان *Support* کرتا ہے، تاکہ احمد اور اس کی ٹیم مل کر زیادہ سے زیادہ کمپنی کو فائدہ پہنچا سکے، جس کے سبب انہیں بھی کمیشن ملتا رہے اور دوسرے لوگوں کا بھی فائدہ ہوتا رہے۔ کمپنی کو اس سے غرض نہیں کہ احمد کی ٹیم احمد کی محنت سے بڑھ رہی ہے.. یا.. احمد کے تحت موجود کسٹمرز کی محنت سے، پس کمپنی کا کہنا ہے کہ احمد محنت کرے.. یا.. نہ کرے، اگر اس کی دونوں سائیڈز پر تین تین نئے کسٹمر آتے ہیں، تو احمد کو کمیشن مل جائے گا، کیونکہ احمد اور اس کی ٹیم کے سبب کمپنی کی پروڈکٹس سیل ہو رہی ہیں اور مزید کسٹمر بن رہے ہیں۔ **اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا احمد کے لیے عمیر اور فرحان کے لائے ہوئے کسٹمرز پر کمیشن، جو کمپنی دیتی ہے، وہ جائز ہے.. یا.. نہیں۔** اسی طرح نیچے تک جتنے بھی کسٹمر کسی کی وجہ سے بھی آئیں، کمپنی کو کوئی غرض نہیں، سب کا کمیشن لانے والے کے ساتھ ساتھ اوپر تک سب کو ملتا ہے، بشرطیکہ ان کی دونوں طرفوں پر تین تین نئے کسٹمر ہو جائیں۔ لہذا اگر احمد کے نیچے 1000

Phone: 021-32242226, 0321-2447434 www.muftiakmal.com

WWW.RULEOFGOO.BLOGSPOT.COM

گولڈن کی انٹرنیشنل ، گولڈ مائنز انٹرنیشنل ، ٹائنز، گرئین ورلڈ جیسی کمپنیوں کے فراڈ سے پردہ اٹھاتی تحریر

برہان بصری جسے پاکستان میں ٹائنز کا باپ کہا جاتا ہے پاکستان کے متوسط طبقے کے لاکھوں کو بیوقوف بنا رہا ہے۔ اگر زیادہ دور نہ جائیں تو یہ وہی برہان بصری ہے جو ہماری بھولی بھالی عوام کو گولڈن کی انٹرنیشنل (ٹائنز جیسی فراڈ کمپنی، جواب بھاگ چکی ہے) نامی اسکیم میں بیوقوف بنا رہا تھا۔ ہزاروں لوگوں نے اس کی دعوت پر گولڈن کی جوائن کی تھی۔ پھر ایک دن یہ کمپنی ختم ہوگئی اور لوگوں کا کروڑوں روپیہ ضائع ہوگیا۔ اور اب ایک بار پھر جو کبھی گولڈن کی کے ڈبل بادشاہ تھے آج ٹائنز کے سرمائی جادوگر بن گئے۔ ہماری بلکھڑ عوام کو اپنی اس نئی فراڈ کمپنی کے سہانے خواب دکھانے شروع کیئے۔ یوٹیوب پر موجود اپنے انٹرویو میں برہان بصری اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں گولڈن کی میں تھا اور پھر میں نے چھوڑ دیا۔ کیا برہان بصری سے یہ سوال نہیں کیا جا سکتا کہ تم نے تو ہزاروں لگا کر لاکھوں کما لیے اور تمہارے نیچے لوگوں کا کیا بنا ہوگا جو ادھار اٹھا کر یا اپنی بیوی کا زیور بیچ کر تمہاری فراڈ کمپنی کے ممبر بنے تھے؟

اس انٹرویو میں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہم لوگ ان کو ٹائنز میں لا رہے ہیں۔ حالانکہ برہان بصری کے یہ الفاظ ہوتے چاہیئے تھے کہ فکر کی کوئی بات نہیں ہم ٹائنز میں پھر سے ان لوگوں کی دولت لوٹ رہے ہیں اور کبھی گولڈن کی تو کبھی ٹائنز کے نام پر پاکستانی عوام کی دولت لوٹتے رہیں گے۔

اس کے بعد پاکستان میں اس جیسی فراڈ کمپنیوں میں دوسرا بڑا نام کامران فرحت کا ہے جس نے گولڈ مائنز انٹرنیشنل نامی کمپنی کے ذریعے حال ہی میں پاکستانی عوام کے کروڑوں روپے لوٹے اور آج GMI پاکستان میں مکمل طور پر بند ہو چکی ہے۔

اگر ہم نیٹ ورک مارکیٹنگ کی پاکستان میں تاریخ دیکھیں تو اس طرح کی ایک اسکیم

Urdubookdownload.wordpress.com

1980 کی دہائی میں شروع ہوئی تھی۔ جس کے تحت کوئی بھی شخص ایک سو روپے ادا کر کے ممبر بن جاتا تھا اور اسکیم کی ممبر شپ حاصل کرنے کے بعد یہ ممبر شپ حاصل کرنے کے بعد یہ ممبر پھر مزید ممبر لانے کا اہل ہو جاتا تھا۔ ہر ممبر لانے پر سو روپے میں بیس یا پچیس روپے کمیشن ملتا تھا۔ باقی پیسے سکیم چلانے والی کمپنی کو ملتا تھا۔

چند کمپنیاں جن میں برناس، گولڈن کی انٹرنیشنل، گولڈ مائنز انٹرنیشنل اور ٹائنز جیسی مشہور ہوئیں۔ برناس، گولڈن مائنز کی انٹرنشنل اب بند ہو چکی ہے جبکہ ٹائنز ابھی آخری سانسوں پر ہے اور اب انشاءاللہ بھاگنے والی ہی ہے۔ البتہ اس کی جگہ لینے کے لئے ایک نئی کمپنی گرین ورلڈ شروع ہو چکی ہے۔

GMI

ان کمپنیوں کے لٹریچر اور لیکچروں سے یہ معلوم ہوا کہ دنیا میں جائز ذرائع سے کمانے کے طریقے سے بہت کم ہیں اور وہ صرف دو ہیں۔ 1 ملازمت 2 کاروبار ملازمت میں اہلیت، تعلیم، تجربہ اور وقت کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔ تنخواہ ابھی محدود سی مقرر ہوتی ہے۔ چاہے محنت کم ہو زیادہ۔ کاروبار میں سرمایہ، تجربہ اور وقت تو بیش بہا دینا ضروری ہوتا ہے۔ جبکہ اس سسٹم میں نہ زیادہ تعلیم، سرمایہ اور اہلیت کی اور نہ ہی زیادہ وقت دینا پڑتا ہے، بس معمولی وقت دے کر آپ اپنے سب خواب پورے کر سکتے ہیں۔ اس میں نوکری، کاروبار کی طرح کوئی رسک بھی نہیں۔ کیونکہ کمپنی میں کوئی رسک بھی نہیں کیونکہ کمپنی میں کوئی کسی کا باس نہیں، سپر وائزر، مینیجر، ڈائریکٹر وغیرہ کے عہدے محض اعزازی سے ہیں۔ ماضی میں ہمارے سامنے گولڈن کی والوں کی مثال ہے جس میں گولڈن کی والوں نے اخبارات میں اپنے ایک اعزازی ڈائریکٹر برھان بصری کو کمپنی کے مفاد کے منافی سرگرمیوں کی بنا پر برطرف کرنے کا اشتہار دیا۔

Urdubookdownload.wordpress.com

ان فراڈ کمپنیوں کو واحد مقصد ا؟ سانی سے کروڑوں ڈالر کمانے ہیں۔ یہی وجہ سے کہ یہ کمپنیاں اپنی پروڈکٹ کئی گنا مہنگی فروخت کرتی ہیں اگر یہ مارکیٹنگ کا عام مروجہ اور شفاف طریقہ فروخت اختیار کرتے تو زیادہ دولت اکٹھی نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لئے ان سودی اور قماری سکیموں نے ملٹی لیول مارکیٹنگ کا طریقہ اپنایا مثلاً ٹائنز کمپنی کی پروڈکٹ میں ایک ٹوتھ پیسٹ کی قیمت 350 روپے ہے جبکہ مارکیٹ میں ایک اچھی ٹوتھ پیسٹ 50 سے 60 روپے دستیاب ہے۔ کیلشیم کی ڈبی کی قیمت 2100 روپے ہے جبکہ ما کیٹ میں بہترین کیلشم کی دس گولیاں اور دس ساشے 100 روپے سے 120 میں ستیاب ہیں۔ GMI کمپنی میں گھڑی کی قیمت 8000 روپے تھی۔ ایسی گولڈ پلیٹڈ گھڑی مارکیٹ میں 2000 روپے میں خریدی جا سکتی ہے۔ اسی طرح گولڈن کی ایک کین یا کٹر کی قیمت 1300 روپے تھی۔ جو ممبرز کے لئے فضول اور کسی کام کا نہیں۔ بے بی لوشن 750 روپے تھا، مارکیٹ میں بہترین بے بی لوشن 200 روپے تک مل جاتا ہے۔ گولڈن کی انٹرنیشنل میں سب سے زیادہ ممبران کو جو چیز خریدنے کی رغبت دی جاتی تھی، وہ ایک فوڈ سپلیمنٹ تھا جسے کینسر، شوگر، ہیپا ٹائٹس سمیت بہت سی بیماریوں کا جادوئی علاج کیا جاتا تھا۔ اس کی قیمت 19000 روپے تھی۔ یہ تقریباً انر جائل کے ڈبے سے کچھ سائز بڑے میں ایک سفوف سا ہوتا تھا۔ اب انر جائز بھی انہی جیسے مہنگے فوڈ سپلیمنٹ بیچ رہی ہے۔ ان کمپنیوں کے مطابق ان کی سب اشیاء بڑے خاص سائنسی طریقوں سے تیار کی جاتی ہے۔ اور بہت سی اشیاء نا قابل علاج بیماریوں کا علاج بھی ہیں لیکن کمپنیاں یہ اشیاء عام مارکیٹ نہیں رکھتی کیونکہ اس سے وہ اپنی اشیاء مہنگے داموں فروخت نہیں کر سکتی۔ اور نہ عوام کو لوٹ سکتی ہیں۔

ہمارے ملک پاکستان میں ایسی کمپنیاں آئی اور بھاگ گئیں۔ لاہور میں 2009 میں ٹائنز نامی کمپنی چلی جو بہت جلد بھاگ گئی۔ اگر ہم اپنے شہر منڈی بہاؤالدین کی بات کریں تو منڈی بہاؤالدین میں 2010 میں گولڈ مائن انٹرنیشنل GMI آئی تھی جو چند ماہ چلنے کے بعد بھاگ گئی۔

Urdubookdownload.wordpress.com

اب ٹائنز کمپنی جو کہ 2013 میں منڈی بہاؤالدین میں پنجاب سنٹر، پھالیہ روڑ پر موجود ہے جو کہ ہزاروں لوگوں سے لاکھوں روپے لوٹ چکی ہے اور پتا نہیں کتنے اور لوٹے گی سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر تمام لوگ سکیم کے ممبر بن جائیں تو یقیناً سارا نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ پھر جب کوئی ممبر بننے والا ہی نہ رہے گا تو سینکڑوں نئے ممبرز کی رقوم کا کیا بنے گا۔ کیونکہ جب تک بڑی تعداد میں ممبرز بنتے رہیں تو زیادہ کمیشن مل نہیں سکتا۔ اس لئے کمپنی والے کہتے ہیں کہ فائدہ میں وہی رہے گا جو پہلے ممبر بنے گا۔

ان سکیموں میں پیرامڈ سیل کا طریقہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ سکیمیں پہلے بھی کئی غریب ملکوں کو نشانہ بنا چکی ہے اور یہ جوئے کی شکلیں ہیں جو دنیا کے کئی ملکوں میں بھی بروئے کار رہی ہیں۔ انہیں Sales Pyramid یعنی مخروطی طریقہ فروخت کہا جاتا ہے جس میں ممبران کی بیس یعنی قاعدہ جس قدر بڑھتا ہے اوپر اتنا ہی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ان سکیموں کا زیادہ تر نشانہ ترقی پذید اور غریب ممالک ہوتا ہے۔ البانیہ انہی وجہ سے دیوالیہ ہو گیا تھا کیونکہ ان سکیموں میں لوگوں کی بہت زیادہ رقم غیر ضروری چیزوں کی فروخت کے نام پر ان کمپنیوں کے پاس جمع ہو جاتی ہے۔ لوگ زیادہ کمیشن کے لالچ میں یہ غیر ضروری چیزیں کافی مقدار میں خرید لیتے ہیں اور منافع کی آس میں ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں جس سے ملک کی اصل ترقی و تجارت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ ان سے مسلمانوں کو ہر صورت ہوشیار رہنا چاہیے اور اس سے بچنا چاہیے۔

Urdubookdownload.wordpress.com

ان کمپنیوں کا طریقہ کار سراسر حرام ہے اور ان کی حرمت کی کئی وجوہات ہیں۔

ان کمپنیوں نے اپنے لٹریچر میں یہ وضاحت کی ہی ہے کہ ہماری اس کمپنی کا ممبر بننے میں خسارے کا کوئی امکان نہیں۔RiskNo کے الفاظ ان کے لٹریچر پر لکھے ہیں اور یہ سراسر سود ہے جس کو اللہ رب العالمین نے حرام کیا ہے۔اس کو تجارت اور منافع قرار دینا سود کے مفہوم سے جہالت یا تجاہل کا نتیجہ ہے (جس سے ان کی حیلہ سازی کا ثبوت بھی ملتا ہے) کیونکہ انسان کے لیے منافع کے حصول کی عموماً تین صورتیں بنتی ہیں۔

communityconnectedinternetGreenWorld

1۔اپنا مال کسی دوسرے شخص کے سپرد کر دینا کہ ا؟پ اس مال سے تجارت کریں اور جو فائدہ ہوگا اسے ہم آپس میں ایک متعین مقدار پر تقسیم لرلیں گے۔ یہ صورت صرف مال سے منافع حاصل کرنے کی ہے۔اس میں مال اور محنت دونوں کے ضائع ہو جانے کا امکان بھی رہتا ہے۔اس صورت میں منافع اور سود میں فرق بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ سودی کاروبار میں پہلے سے منافع کی شرع متعین ہوتی ہے اور وہ یقینی ہوتا ہے جیسا کہ یہ کمپنی والے خود افراد اور اعلان کر رہے ہیں کہ آپ کا منافع بے حساب اور یقینی ہے جبکہ تجارت میں منافع یقینی بھی نہیں ہوتا اور اس کی شرع متعین بھی نہیں ہوسکتی۔

.2انسان خود اپنے مال کے ساتھ تجارت کرے اور اسے اس سے نفع حاصل ہو یا اپنا مال کسی دوسرے کو دے اور اس کے ساتھ خود بھی کام کرے۔اس صورت میں بھی سود تجارت سے مختلف ہے کیونکہ تجارت میں مال والا اپنی محنت صرف کرتا ہے جبکہ سودی کاربار میں مال والا کوئی محنت نہیں کرتا۔ ان سکیموں میں یہ ہوتا ہے کہ جب پہلا ممبر بن جائے تو آگے مزید دو یا تین ممبر بنائیں۔ بنیادی ذمہ داری اگلے ممبر کی ہے نہ کہ پہلے ممبر کی۔لیکن پہلا ممبر آخر تک بننے ولاے ممبر کے منافع اور کمیشن میں

Urdubookdownload.wordpress.com

شریک ہو جاتا ہے۔ جبکہ ان سب سے پہلے ممبر کی کوئی محنت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی مال دیا ہوتا ہے۔

3۔ ایک تیسری صورت یہ ہے کہ بندہ صرف کام ہی کر لے اس کا اپنا کوئی مال اس میں لگا ہوا نہ ہو جیسے کوئی شخص مضاربت پر محنت کر رہا ہے یا کسی اور شخص کے کام میں شریک ہے کہ نفع ا؟ پس میں تقسیم کر لیں گے۔ اس صورت میں بھی آدمی اپنی محنت کے نتیجہ میں نفع حاصل کر رہا ہے۔ جبکہ کمپنی کا ممبر دوسروں کی محنت کے نفع میں شریک ہوتا ہے۔ لہٰذا ان وجوہات کی بناء پر اس کمپنی کا تمام کاروبار سود کے زمرہ میں آجاتا ہے۔

پھر شریعت اسلامیہ کا یہ مسلمہ ضابطہ ہے کہ کسی بھی کام اور معاملے پر حکم اس کے مقصد کے اعتبار سے لگایا جاتا ہے۔ اگر وہ کام حلال ہے۔ مگر جس مقصد کے لیے کیا جا رہا ہے وہ خلاف شریعت اور حرام ہے تو اس کا حکم اور ہوگا اور اگر وہ حلال موافق شریعت اور حرام ہے تو اس کا حکم اور ہوگا اور اگر وہ حلال موافق شریعت مقصد کے لیے کیا جا رہا ہے تو اس کا حکم اور ہوگا۔ انگور کی تجارت کرنا اور اسے فروخت کرنا حلال ہے لیکن جب اس کے بارے میں یقین ہو کہ وہ شراب کشید کرنے کے لئے خریدنا چاہتا ہے تو اس کا حکم اور ہوگا۔ مکلّف کے تمام قولی اور فعلی معاملات میں یہی اصول ہے۔

ایسی تمام کمپنیاں جن میں شریک ہونے والا شخص اپنے دائیں بائیں دو، دو یا اس سے زیادہ افراد کو ممبر بنانے کا پابند ہوتا ہے۔ ان کا کاروبار جوا، سود، دھوکہ اور ان کے علاوہ بہت سے اسباب کی بنا پر صریحاً حرام ہے۔ ان کمپنیوں کا اصل مقصد اپنی مصنوعات فروخت کرنا ہرگز نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ مصنوعات خریدنا ممبر بننے والوں کا مقصد ہوتا ہے یہ مصنوعات صرف حکومتوں کے عالمی قوانین سے بچنے کے لیے (کہ جن میں کسی بھی کمپنی کو بغیر کسی پروڈکٹ کے اس قسم میں ممبر سازی کے پروگراموں سے روکا جاتا ہے) رکھا جاتا ہے یا علمائے حق کے برائے راست فتاویٰ سے بچنے کے لیے ان مصنوعات

Urdubookdownload.wordpress.com

کو حیلہ کے طور پر درمیان میں رکھا جاتا ہے اس پر کئی امور دلالت کرتے ہیں:

1۔ مصنوعات کے نام سے جو چیزیں جس قیمت پر پیش کی جاتی ہیں۔ اس جیسی یا اس سے بہتر معیار کی چیزیں عام مارکیٹ سے اس قیمت سے بہت کم قیمت پر مل سکتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان مصنوعات کی زیادہ ادا کی گئی قیمت میں سے کچھ حصہ کمپنی کی پیش کردہ پروڈکٹ کا ہوتا ہے۔ اور باقی اس کمپنی کا ممبر بننے اور مزید منافع حاصل کرنے بدلے میں ہوتا ہے۔ جس یقینی منافع کا پختہ وعدہ ہر ممبر بننے والے کو دیا جاتا ہے۔ پروڈکٹ کی قیمت تو ٹھیک لیکن ممبر سے پروڈکٹ کی قیمت کے نام پر زائد قیمت اور اس زائد قیمت پر منافع کا وعدہ خالصتاً سود ہے جس کی حرمت میں کسی مسلمان کو شک نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَحَلّ اللہ البَیعَ وَحَرّمَ الرِّبٰوا (البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے۔

" الربا سبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امہ۔" (صحیح الجامع الصغیر)

2۔ کمپنی کی مصنوعات جس قیمت پر دی جاتی ہیں وہی چیزیں اس سے چوتھا حصہ یا اس سے بھی کم قیمت پر عام مارکیٹ میں مل سکتی ہیں۔

3۔ ممبر بننے والے اکثر صارفین کو ان مصنوعات کی ضرورت سرے سے ہوتی ہی نہیں۔ وہ صرف ممبر شپ کے ذریعے منافع حاصل کرنے کی خاطر اس میں شامل ہوتے ہیں۔

4۔ ان کمپنیوں کا مقصد اپنی مصنوعات فروخت کرنا ہوتا تو یہ تجارت کے معروف اور شفاف طریقے استعمال کرتے لیکن ان کا اصل مقصد یہ نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصد تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ مارکیٹنگ کا وہ گورکھ اور پیچیدہ طریقہ ہے جس کے ذریعے چند سو یا چند ہزار روپے لگا کر لاکھوں کروڑوں میں بدل جائیں۔

Urdubookdownload.wordpress.com

5۔خودان کمپنیوں والوں کا دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ بے روزگاروں کے لیے کام کی فرصتیں پیدا کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے کہ ان کا اصل مقصد مصنوعات فروخت کرنا نہیں بلکہ افراد کو اس سلسلہ میں شامل کرنا ہے کیونکہ کام کی فرصتیں پیدا کرنا افراد کا سلسلہ بنائے بغیر ممکن نہیں۔

اس کاروبار کو شرعی لحاظ سے دیکھا جائے تو شریعت اسلامیہ کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ الاحکام تبنی علی المقاصد والمعانی لاعلی الالفاظ والمبانی کاموں اور معاملات میں احکام کی بنیاد مقاصد پر ہوتی ہے۔ الفاظ اور معاملات کی ظاہری شکل پر نہیں۔(مجموع الفتاوی لابن تیمیہ، ج:۲۰،ص:۱۵۵، زاد المعاد ج:۵،ص:۳۱۸)

چونکہ اس طرح کی کمپنیوں میں اصل چیز ممبر سازی کا سلسلہ ہے۔اس سسٹم میں ہر نیچے والا ممبر اوپر والے اور کمپنی کو ایک متعین رقم دے کر ہی کمپنی کی ممبر شپ حاصل کرسکتا ہے اور ان پیسوں پر ہی اسے مسلسل نفع ملتا رہتا ہے۔ یہ بھی صریحا سود ہے اور ظلم بھی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں سے پیسے بٹورے جاتے ہیں۔جن کے ساتھ نفع لینے والے کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

اس سسٹم میں ہر بعد میں شریک ہونے والے ممبر کی رقم جوئے پر لگی ہوئی ہے۔ کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ وہ اپنے نیچے دوسرے لوگوں کو قائل کر کے پھنسانے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں۔ نیچے والا غالبًا خسارے اور نقصان کے ہی نشانہ پر ہوتا ہے۔جیسا کہ یہ کمپنیوں والوں کا خود اعتراف ہے۔ کہ زیادہ فائدہ بھی وہی لے گا جو پہلے ممبر بنے گا۔ لیٹ اور زیادہ عرصہ بعد بننے والے ممبر زیادہ فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ جو ممبر بننے میں جتنی لیٹ ہوگا۔ جتنا انتظار کرے گا وہ اتنا ہی خسارے میں رہے گا اس لیے فوراً ابھی ہی کمپنی کی ممبر شپ حاصل کرلو۔

شرعی طور پر جس کاروبار میں بعد میں شریک ہونے والے کی رقم کمیشن کے لالچ اور ممبر سازی کی امید میں داؤ پر لگی ہوتی ہے۔ یہ کاروبار جواء اور قمار ہونے کی بنا پر ناجائز اور حرام ہے۔

Urdubookdownload.wordpress.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جواء اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں اور شیطان کے کام سے ہیں۔ سو اس سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوائے کے ذریعے تمہارے درمیان اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے ہو۔" (المائدہ)

نیز یہ سسٹم اور طریقہ اسلام میں دلالی اور کمیشن کی حلال اور جائز صورت بھی نہیں بنتا کیونکہ

1۔ دلالی میں جس کے لیے دلالی کی جا رہی ہو اس سے کچھ خریدنا ضروری نہیں ہوتا۔ دلال صرف اپنی چیز فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ جب کہ گولڈ مائن انٹرنیشنل اور اس جیسے سسٹم پر قائم کمپنیوں میں دلال بننے کے لیے ان کی پروڈکٹ خریدنا شرط ہے۔

2۔ دلالی میں دلال بیسیوں لوگوں کے درمیان جائز دلالی کر کے کمیشن لے سکتا ہے۔ جبکہ اس نظام میں ایک ممبر اپنے نیچے دو سے زیادہ ممبر تیار کر کے شامل نہیں کر سکتا بلکہ اس کے تیار کردہ افراد کو دوسرے ممبروں کے تحت شامل ہونا پڑتا ہے۔ جس میں افراد پر محنت کرنے والوں کی بجائے۔ منافع ان کو ملتا ہے جن کا اس بندے پر محنت میں کچھ بھی عمل دخل نہیں ہوتا۔ یعنی جس نے محنت کی صلہ اس کو نہیں مل رہا اور جس نے نہیں کی اس کو مل رہا ہے۔ جبکہ دلالی میں وہ شخص شریک ہی نہیں ہو سکتا جس نے اس میں محنت نہ کی ہو۔

3۔ دلال کو اپنی محنت پر دلالی ملتی ہے لیکن کمپنیوں کے اس سسٹم میں اپنی محنت پر اولاً تو کوئی اجرت نہیں ملتی اگر اجرت ملتی بھی ہے تو دوسروں کی محنت کی شرط پر، اس لیے یہ کسی بھی لحاظ سے دلالی نہیں بنتی۔

پھر یہ کاروبار اس لحاظ سے بھی ناجائز اور حرام ہے کہ اس میں ہر ممبر اپنی رقم کا کچھ حصہ داؤ پر

Urdubookdownload.wordpress.com

لگاتا ہے اگر ممبر نے مزید گاہک فراہم کر لیے تو کمپنی یہ رقم مخصوص کمیشن کے ساتھ واپس کرے گی جو کہ صریحاً سود ہے اور اگر ممبر نئے گاہک نہ فراہم کر سکا تو اس پہلے ممبر کی داؤ پر لگی ہوئی رقم ڈوب جائے گی۔ تو یہ صریحاً جواء ہے۔

یہ کاروبار اس لحاظ سے بھی ناجائز اور حرام ہے کہ یہ فرد، معاشرے اور ملکی معیشت کے لیے سخت نقصان دہ ہے جب کہ اسلام میں کسی کو نقصان پہنچانا بھی جائز نہیں اور جان بوجھ کر خود نقصان اٹھانا بھی جائز نہیں۔

ابوسعید الخدری t سے روایت ہے کہ رسول اللہ e نے فرمایا: ''لاضرر ولاضرار''۔ (مستدرک حاکم، ج:۲، ص:۶۶) امام حاکم نے اس کو مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام ذھبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

کمپنیوں کے اس کاروبار میں یہ دونوں صورتیں موجود ہیں۔ ایک تو اس کے ممبران خود بغیر کسی ضرورت کے مہنگی چیزیں خریدتے ہیں اور دوسرا ممبر در ممبر کے طریقے میں، پہلا ممبر آخر تک ایسے ممبر کی محنت کے منافع میں شریک ہوتا ہے جس پر اس نے سرے سے کوئی محنت کی ہی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اسے کوئی مال دیا ہوتا ہے۔ صرف اپنے اور کمپنی کے منافع کے لیے سادہ لوح دولت کی حریص عوام کو سود، جوئے اور دوسرے کئی محرمات کے مجموعے والے اس کاروبار میں شریک کرنا اسے دنیا اور آخرت میں بڑا نقصان پہنچانا ہے۔

اس کاروبار کے حرمت کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں دھوکہ پایا جاتا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے والی بیع سے منع فرمایا ہے۔

عن عبداللہ بن عمر قال نھی رسول اللہ ﷺ عن بیع الحصا و بیع الغرر۔ (مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصا و البیع الذی غرر)

Urdubookdownload.wordpress.com

ایسی بہت سی کمپنیاں امریکہ اور دوسرے یورپی اور ایشائی ممالک میں یہ کاروبار کر کے لوگوں کا مال لوٹ کر فرار ہو چکی ہیں۔ پاکستان میں بھی ورلڈ ٹریڈنگ نیٹ سکیم، گولڈن کی انٹرنیشنل، شینل کمپنی، بزناس اور ان جیسی دوسری بہت سی کمپنیاں لوگوں کا مال لوٹ کر بھاگ چکی ہیں۔ اور ان کمپنیوں کے اصل مالکان وہ غیر ملکی افراد خصوصاً یہود و نصاریٰ ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا غیر مسلموں کی بنائی گئی سکیمیں اور منصوبے مسلمانوں کی خوشحالی کے لیے بنائے جاتے ہیں؟ اگر کسی کو اس بارے میں کوئی خوش فہمی ہے تو وہ ان پروگراموں کا حشر دیکھ لیں جو مغربی اداروں نے ہماری خوشحالی کے لیے بنائے ان کے نتیجے میں آج پاکستان چالیس ارب ڈالر سے زائد کا مقروض ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے:

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے سوا کسی کو دلی دوست نہ بناؤ۔ وہ تمہیں کسی طرح نقصان پہچانے میں کمی نہیں کرتے وہ ہر ایسی چیز کو پسند کرتے ہیں جس سے تم مصیبت میں پڑو۔ ان کی شدید دشمنی تو ان کے موہنوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو کچھ ان کے سینے چھپا رہے ہیں وہ زیادہ بڑا ہے بے شک ہم نے تمہارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں اگر تم سمجھتے ہو''۔ (آل عمران:۱۱۸)

لطف کی بات یہ ہے کہ امریکہ جن کے ہاں حلال و حرام کی تمیز کا کوئی سسٹم ہی نہیں۔ وہ بھی اپنی خالص مادہ پرستی اور اقتصادی نظر سے ایسی کمپنیوں سے اپنے عوام کو بچنے کی ترغیب دے چکا ہے۔ امریکی وزارتِ تجارت کا ایک بیان انٹرنیٹ سے اس کی اصل کاپی اور ترجمہ کے ساتھ حاضر ہے۔

ممبر سازی کرنے والی کمپنیوں سے بچنے کی ھدایات

1 کسی بھی ایسے منصوبہ سے بچیں جو آپ کو نئے تقسیم کنندہ (ایجنٹ، ڈسٹی بیوٹر) بھرتی کرنے کے لیے کمیشن وغیرہ کی پیش کش کرتا ہے۔

2 ایسے منصوبوں سے ہوشیار رہیں جو آپ سے مہنگی مصنوعات پر رقم خرچ کرنے کا مطالبہ

Urdubookdownload.wordpress.com

مطالبہ کریں۔

3 ایسے اعلانات سے بھی محتاط رہیں جو آپ کو کوئی چیز فروخت کئے بغیر صرف نئے ارکان بھرتی کرنے پر راغب کریں۔

4 معجزاتی منصوعات کے متعلق بڑے منافع جات یا دعوؤں سے متعلق وعدوں سے خبردار رہیں۔

5 ایسے حوالہ جات سے بچیں جو دھوکہ بھی ہو سکتے ہیں۔

6 بہت زیادہ دباؤ والی صورتحال میں کبھی بھی رقم ادا نہ کریں اور نہ ہی کسی معاہدہ پر دستخط کریں۔

7 ہر طرح کی پیشکش کی اپنے مقامی بہتر کاروبار کے دفتر یا حکومتی وکیل سے پڑتال کروالیں۔

سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان

پبلک وارننگ

میسرز گولڈ مائن انٹرنیشنل (GMI) کی کاروباری سرگرمیوں سے متعلق

عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایک غیر ملکی کمپنی، گولڈ مائن انٹرنیشنل (GMI)، جو کہ ناروے سے تعلق (Norwegian Origin) کی دعویدار ہے، کمپنیز آرڈیننس 1984، کے مطابق غیر ملکی کمپنی ہونے کی حیثیت سے رجسٹرڈ نہیں ہے۔

اس لیے مذکورہ کمپنی کی کاروباری سرگرمیوں کی قانوناً اجازت نہیں ہے۔ عوام الناس کی جانب سے مذکورہ کمپنی کے متعلق کمیشن کو ای میل کے ذریعے پیغامات موصول ہو رہے ہیں کہ مذکورہ کمپنی نام نہاد کی پرکشش کاروباری سکیموں میں ملوث ہے۔

اس ضمن میں عوام الناس کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بہتر مفاد میں مذکورہ کمپنی کی سکیموں میں سرمایہ کاری سے گریز کریں۔

سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان

این آئی سی بلڈنگ، 63- جناح ایونیو، اسلام آباد

فون نمبر: 9207091-94 فیکس نمبر: 9204915 ویب سائیٹ: www.secp.gov.pk

Urdubookdownload.wordpress.com